ادبیات

غزل

جناب آلم مظفرنگری

آتی ہے اک آواز مجھے دل کی طرف سے
منزل کا بُلاوا ہے یہ منزل کی طرف سے

حملے مری کشتی پہ کیا کرتے ہیں طوفاں
دریا کی طرف سے کبھی ساحل کی طرف سے

جلووں کو وہ اپنے کہاں دیکھے گا کہ جس نے
مُنہ پھیر لیا آئینۂ دل کی طرف سے

یہ فصلِ چمن ہے کہ سرِ گلشنِ ہستی
ہوتا ہے کوئی جشن عنادل کی طرف سے

رہزن سے تو ہر گام پہ رہتا ہوں میں ہشیار
خطرہ ہے مگر رہبرِ کامل کی طرف سے

موجود یہیں ہو نہ وہ مقصودِ نظر دیکھ
نظریں نہ ہٹا جلوۂ باطل کی طرف سے

ہر ذرّۂ ہستی میں تڑپ ہو گئی پیدا
جب درد کی اک موج اٹھی دل کی طرف سے

سر گشتۂ وحشت ہے کوئی بعدِ فنا بھی
گزرا ہے غبار اک ابھی محمل کی طرف سے

آئے گا کوئی جام ادھر بھی کہ ابھی تو
جاری ہے کرم ساقیِ محفل کی طرف سے

برسے گی سرِ خمکدۂ عشق یہ کھُل کر
اٹھی ہے گھٹا میکدۂ دل کی طرف سے

رہتا ہوں آلم اس لیئے سرگرم سخن میں
ملتی ہے مجھے داد مرے دل کی طرف سے